باب۔92

کرشمہ ہائے قدرت

☆ أَلَا إِنَّهُمْ فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَاءِ رَبِّهِمْ أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ۔

ترجمہ: ہاں! یہ دیدارِ الٰہی کے متعلق شک میں پڑے ہیں۔ ہاں! اللہ سب کو محیط ہے (کوئی اس کے احاطۂ ذاتی سے خارج نہیں)۔(سورۃ حٰم السجدہ: آیت54)

صاحبو! یہ آیت عقائد کے لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ دوستو! ذرا غور کرو کہ جتنی چیزیں ہیں یہ سب مادّیات ہیں۔ اور مادّے کا قاعدہ تو یہ ہے کہ ساکن، ہمیشہ ساکن رہتا ہے جب تک کہ کوئی اسے متحرک نہ کرے۔ اور متحرک، ہمیشہ متحرک ہی رہتا ہے تاوقت یہ کہ اسے کوئی ساکن نہ کرے۔ حرکت و سکون، دونوں مادّے سے باہر ہیں تو پھر یہ دنیا کیوں کر چل رہی ہے۔ یہ دوڑ دھوپ کیوں کر ہو رہی ہے۔ اور یہ حرکت اور اس کے ساتھ ساتھ برکت کیوں ہے؟۔۔۔ یہ سب خدا کی قدرت کا کرشمہ ہے۔

صاحبو! ذرا دنیا پر بھی غور کرو۔ تمام چیزوں میں ایک نظام ہے۔ جو کچھ ہو رہا ہے وہ باقاعدہ تحتِ قانون ہو رہا ہے۔ اس نظام کا ایک مرکز ہونا چاہیے۔ وہی تو رب العالمین ہے۔

ایک ہم آہنگی سب میں ہے موجود
جو سراغِ رہِ حقیقت ہے

صاحبو! ذرا خود اپنے آپ پر غور کرو۔ دنیا بھی متغیر ہے اور خود ہم بھی متغیر ہیں۔ ہر آن، ہر لحظہ فنا اور بقا لگی ہوئی ہے۔ کچھ کھویا جاتا ہے، کچھ پایا جاتا ہے۔ بعض حکما کہتے ہیں کہ 7 سے 12 سال میں اتنا تغیر پیدا ہو جاتا ہے کہ جسم کا پہلا ایک ذرّہ بھی باقی نہیں رہتا۔ یہ بات تو ظاہر ہے اور سب کو اس بات کا تجربہ بھی ہے کہ 12 سال پہلے کی باتیں ہم کو یاد ہیں۔ گویا مادہ تو متغیر ہے لیکن علم باقی ہے۔ اگر مرکزِ علم، مادّہ ہوتا تو جیسے جیسے مادّہ فنا ہوتا ہے

علم بھی فنا ہوتا۔ اور یہ تو خلافِ واقعہ ہے۔ لہٰذا مادّیات کے علاوہ غیر مادّی چیزیں بھی ہیں۔ میں ہوں ، میرا علم ہے۔ 100 برس پہلے میں کب تھا اور 100 برس بعد امید نہیں کہ میں رہوں گا۔ پھر میں آیا کہاں سے ؟ پردۂ غیب سے ؟ جب میری ہستی بالذات نہیں۔ میرا وجود اصلی نہیں، تو یہ سب ضرور ایک اصلی اور 'حقیقی وجود' والے کے کرشمہ ہائے قدرت ہیں۔

ایک کلاس میں چند بچے ہیں۔ ایک بچہ دوسرے بچہ پر آگرتا ہے۔ وہ بگڑ جاتا ہے اور پوچھتا ہے کہ تم کیوں مجھ پر آکر گرے۔ وہ بچہ عذر کرتا ہے کہ مجھے دوسرے نے دھکا دیا اور میں تم پر آن گرا۔ جس سے پوچھا جاتا ہے سب کا جواب یہی ہوتا ہے کہ میں خود سے نہیں آگرا، بلکہ دوسرے نے مجھے دھکا دیا۔ دیکھو! چھوٹا بچہ بھی اس پر یقین نہیں کرتا، اور سمجھتا ہے کہ ان میں حرکت کی ابتدا کرنے والا کوئی ضرور ہے۔ یہ کیا بات کہ کوئی بالذات حرکت کرنے والا نہیں، کسی کی ذاتی حرکت نہیں، تو پھر یہ حرکت ہوئی کیسے۔۔۔؟ پیدا ہی کیوں کر ہوئی ۔۔۔؟ یعنی بچہ بھی سمجھتا ہے کہ وجود بالعرض، بغیر وجود بالذات کے نہیں ہو سکتا۔ یعنی ہم بغیر اللہ کے، اور مخلوق بغیر خالق کے اور ممکن بغیر واجب کے نہیں ہوسکتے۔

دیکھو! خدا ہونے کا علم بدیہی یعنی self-evident ہے۔ کسی عرب بدّو سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے وجود پر کیا دلیل ہے ؟ اُس نے کہا "اَغنَی الصَّبَاحُ عَنِ الْمِصْبَاحْ" یعنی صبح کے دکھانے کے لیے چراغ کی کیا ضرورت ہے ؟۔۔۔ بہر حال ہم کو اپنے میں شک ہو سکتا ہے، مگر اللہ تعالیٰ کے ہونے میں ہر گز شک نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ہم ہر وقت متغیر ہیں اور اللہ تعالیٰ قائم ودائم ہے۔ وہ، اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ ہے۔

لاَ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ،مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ الصَّادِقُ ا لْاَمِيْنُ ۔

برگِ درختانِ سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقے دفترے زمعرفتِ کردگار
(چمن کے ان سبز پتوں پر ایک تفصیلی نگاہ ڈالیں۔ اس کا ہر پتہ تمھیں کرشمۂ قدرت کا ایک شاہکار ملے گا)

{حوالہ تفسیر صدیقی-پارہ 25 صفحہ 5 اور 6}

Siddiqui Publications